



## سوال

(639) ایام حیض میں عورت کی دُبْری میں مباشرت کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کی دُبْری میں مباشرت کا کیا حکم ہے، یا جو ایام حیض یا نفاس میں یہ کام کرے؟

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

یہ قطعاً حلال اور جائز نہیں ہے کہ عورت کی دُبْری میں مباشرت کی جائے یا جب وہ حیض یا نفاس کے ایام میں ہو۔ یہ کام کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**وَيَسِّرْ لِكُمْ أَنْ تُحِيطُ قُلْ بِهَاذِي فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْحِيْضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهَرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ مِنْ حَيْثُ أَمْرَكُمُ اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوْبَةَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرَيْنَ مِنْ حَرْثَكُمْ فَإِذَا حَمَّلْتُمُ الْشَّرْتَ ... ۲۲۳ ... سورۃ البقرۃ**

"یہ لوگ آپ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں، کہ دیکھئے: یہ گندگی ہے، تو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو، اور ان سے مقارت مت کرو حتیٰ کہ پاک ہو جائیں تو ان کو آجہاں سے کہ تم کو اللہ نے حکم دیا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے، اور ان سے بھی چوپا کیزیگی اختیار کرنے والے ہوں۔ تمہاری بیویان تمہاری کھیتیاں ہیں، تو آپ اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ایام حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہنا واجب ہے، اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقارت نہ کی جائے۔ تو حیض کے علاوہ نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔ اس حالت میں ان سے جماع حرام ہے۔ اور یہی جب غسل کر کے خوب پاک ہو جائے تو شوہر کو اس سے مقارت کرنا جائز اور حلال ہے، جہاں سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے، یعنی قبل میں (آگے کے حصہ میں) اور یہی کھیتی کی جگہ ہے۔ در (پیچھے کا حصہ) گندگی اور نجاست کی جگہ ہے، کھیتی کی جگہ ہرگز نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو یہ شریعت میں واضح معصیت اور کبیرہ گناہ ہے۔ سنن ابن داؤد اور نسائی میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ملعون ہے وہ شخص جو اپنی عورت کو اس کی دُبْری میں ہے۔" (سنن ابن داؤد، کتاب النکاح، باب فی جامِ النکاح، حدیث: 2162 و مسنون احمد بن حبل: 4442، حدیث: 9731۔ سنن النسائی 5/323، حدیث: 9015۔) جامِ ترمذی اور نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی لیے شخص کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد کو آتے یا عورت کی دُبْری میں مباشرت کرے۔" (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب کراہیہ ایتیان النساء فی ادب الرحم، حدیث: 1165۔ صحیح ابن حبان: 10/266، حدیث: 4418، مسنون ابی یعلیٰ: 4/266، حدیث: 2378۔) اور مسنون اس کی صحیح ہے۔



دُبّر میں مباشرت عورت سے ہو یا مرد سے، یہ وہ حرام کام ہے جو قوم لوط کیا کرتی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کا یہ بیان قرآن مجید میں محفوظ ہے:

إِنَّمَا تَأْتُونَ النَّفَّاحَةَ إِنَّمَا سَبَقْتُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ۚ ۲۸ ۖ ... سورة العنكبوت

”تم لوگ ایسی بے حیائی کے منتخب ہوتے ہو تو تم سے پہلے جان والوں میں کسی نے نہیں کی۔“

اور نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

لَعْنَ اللَّهِ مِنْ عَمَلِ قَوْمٍ لَوْطٍ قَاتَلُوا إِنْذِنًا

”اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو قوم لوط کا عمل کرے، تمین بار فرمایا۔“ (مسند احمد بن حبل: 1/309، حدیث: 2817، ایضاً: 317/1 حدیث: 2917 والستدرک للحاکم: 4/396، حدیث: 8052 ومسند ابی یعلی: 414/4، حدیث: 2539۔)

تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ لیسے تمام کام جو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہراۓ ہیں، ان سے اختیاب کریں۔ باخصوص شوہروں کے لیے یہ ہے کہ وہ اس حرام کے بالکل قریب نہ جائیں اور یہ بلوں پر لازم ہے کہ وہ لپنے شوہروں کو اس منکر عظیم (بہت بڑے کبیرہ گناہ) کا قطعاً موقع نہ دیں کہ وہ حیض نفاس کے ایام میں یاد بر میں مباشرت کریں۔

بھم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کو اپنی پاکیرہ شریعت کی خلافت سے عافیت اور سلامتی میں رکھے، بلاشبہ وہی سب سے عظیم اور برتر ہے جس سے دعائیں کی جاتی ہیں۔

حذما عندی والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 450

محمد فتوی